روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 29 جون 2011ء 26 رجب 1432 ہجری 29 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 148

حضرت خدیجہؓ کا ہار

بدر میں جب ستر کے قریب کفار مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوئے تو ان میں آنحضرت ﷺ کے داماد یعنی حضرت زینبؓ بنت خدیجہؓ کے خاوند ابوالعاص بھی تھے۔ جو ابھی تک مشرک تھے۔ حضرت زینبؓ نے ان کے فدیہ کے طور پر مکہ سے ایک ہار بھیجا۔ یہ وہ ہار تھا جو مرحومہ حضرت خدیجہؓ نے اپنی لڑکی کو جہیز میں دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس ہار کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا اور حضرت خدیجہؓ کی یاد میں آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ آپؐ نے رقت بھری آواز میں صحابہ سے فرمایا یہ ہار خدیجہؓ نے زینب کو جہیز میں دیا تھا۔ تم اگر پسند کرو تو خدیجہؓ کی یہ یادگار اس کی بیٹی کو واپس کر دو۔ صحابہؓ کو اشارہ کی دیر تھی۔ انہوں نے فوراً واپس کر دیا اور آنحضرت ﷺ نے اس ہار کی جگہ ابوالعاص کا یہ فدیہ مقرر فرمایا کہ وہ مکہ جا کر زینبؓ کو فوراً مدینہ بھجوا دیں۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی فداء الاسیر حدیث نمبر:3315)

عائلی معاملات میں میاں بیوی کا باہمی سلوک، عہد کی پابندی اور اخلاق حسنہ کا بیان

توبہ وعمل صالح، جھوٹ اور لغویات سے اجتناب اور اولاد کے قرۃ العین ہونے کی دعا

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور وہ اس کے متعلق جوابدہ ہے

آئندہ نسلیں بھی ماں باپ کے نیک نمونے دیکھ کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی کوشش کریں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین سے خطاب فرمودہ 25 جون 2011ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جون 2011ء کو 36ویں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی کے دوسرے روز خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3 بجکر 5 منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ جرمنی میں رونق افروز ہوئے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا 77 کی تلاوت اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

''حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی''

ترنم کے ساتھ پیش کیا گیا۔ تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات میں حضور انور نے سندات تقسیم کیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طالبات کو میڈلز پہنائے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ تمام دنیا میں بسنے والے احمدیوں نے بذریعہ ایم ٹی اے اپنے گھروں میں بیٹھے حضور انور کا یہ خطاب دیکھ کر اور سن کر روحانی فیض حاصل کیا اور علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ اپنی تربیت کے بھی سامان کئے۔

حضور انور نے خطاب کے آغاز میں سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا 75 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ دین حق میں ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور وہ اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے عہد پورے کرو، ہر عہد کے بارے میں یقیناً جواب طلبی ہوگی۔ پھر فرماتا ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ فرمایا پس ہر احمدی عورت و مرد اپنے عہد بیعت کو نبھائے اور شرائط بیعت کو پورا کرے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس کا جواب دہ ہے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا، خدا سے سچا اور مضبوط تعلق پیدا کرنا اور خدا کی حقیقی معرفت اور پہچان کروانا ہے، تو پھر ہمیں ان باتوں کو دیکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکامات پر اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے عمل کرنا ہوگا۔ تمہارے عمل ہی تمہارے کام آئیں گے۔ تمہاری خالصتاً اللہ تعالیٰ کے حضور ادا ہونے والی نمازیں تمہارے کام آئیں گی اور تمہاری اپنے نفس کو ہر غیر اللہ سے پاک رکھنے کی کوششیں تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنیں گی۔ پس یاد رکھیں کہ ایک حقیقی مومن کے لئے کفارے کا کوئی تصور نہیں ہے بلکہ دلوں کی نیکیاں، پاک عمل اور اللہ تعالیٰ کا غیب میں بھی خوف ایک مومن کے کام آنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ غیب کے حوالے سے عورت کو نصیحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیک عورت فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے۔ غیب میں جن چیزوں کی حفاظت کا حکم ہے ان میں اپنے خاوند کے بچوں کی تربیت کی نگرانی اور ان کی دیکھ بھال بھی ہے۔ ایک بہت بڑی ذمہ داری بچوں کی تربیت کی عورت پر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے گھر کی نگران ہے اور اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ پس ہر احمدی عورت کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ہر کنواری لڑکی کا شمار حافظات اور فرمانبرداروں میں تب ہوگا جب وہ اپنے تقدس کی حفاظت کر رہی ہوگی، اس کا لباس اس کے تقدس کی پہچان ہوگی۔ فرمایا کہ ہر احمدی عورت اور مرد نے تقویٰ پر چلنے کا عہد کیا ہے اس لئے اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پس توبہ و استغفار سے ہمیں اپنے اعمال کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ حقیقی توبہ صرف زبانی توبہ نہیں ہے بلکہ اعمال صالحہ کے ساتھ اس کو سجانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض عورتیں اپنی ذاتی رنجشوں میں دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ دلوں میں کینے اور بغض پنپتے رہتے ہیں، دنیاوی لالچیں اسی طرح غالب آجاتی ہیں کہ خدا کا خوف بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ حقیقی توبہ یہ ہے کہ جن سے رنجشیں ہیں ان سے نہ صرف صلح کرو

﴿باقی صفحہ 2﴾

قرآن کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

☆ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 265)

☆ ''قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں''
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 245)

منیر احمد بانی تعلیمی قرض فنڈ

امسال نظارت تعلیم کے تحت ایک تعلیمی قرض فنڈ جاری کیا جا رہا ہے۔ جس کا نام منیر احمد بانی تعلیمی قرض فنڈ ہے۔ اس سکیم میں وہ طلباء وطالبات درخواست دے سکتے ہیں جو کسی بھی پروفیشنل ادارہ میں داخلہ حاصل کر رہے ہوں یا کر چکے ہوں اور ان کو مالی مشکلات ہوں اس کے علاوہ ایسے طلباء و طالبات جو کوئی ہنر سیکھ رہے ہیں، مثلاً پلمبنگ، سلائی کڑھائی اور دیگر ڈپلومہ کورسز وغیرہ۔ اپنی درخواست بنام ناظر تعلیم، صدر صاحب امیر صاحب کی تصدیق، رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی اور داخلہ کے ثبوت (فیس رسیدات) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ چناب نگر (35460) پر ارسال فرمائیں نیز پہلے موصول ہونے والی درخواستوں پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جا سکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 1 ۔ **خلاصہ خطاب حضور انور**

بلکہ ان کے نقصان کا ازالہ بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حقیقی توبہ کو نیک عمل کے ساتھ مشروط کر دیا ہے اور پھر اس توبہ پر ہمیشہ کے لئے قائم بھی رہنا ہے۔ ہدایت پر نہ صرف قائم ہو بلکہ عمل صالح پھر ہر عورت و مرد، ہر احمدی کی ایک پہچان بن جائے اور یہ پہچان دوسروں کے لئے بھی سبق اور نمونہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ تم اگر اپنے گھروں میں امن قائم کرنا چاہتی ہو یا اپنے معاشرے میں امن قائم کرنا چاہتی ہو تو کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لو یہاں تک کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو، اپنی غلطی کا اعتراف کرو، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دو، اپنے قریبی دوستوں، رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دو۔ اگر اس ایک بات کو ہر احمدی عورت اور مرد پلے باندھ لے تو گھروں کے فساد ختم ہو جائیں۔ عائلی معاملات میں بہت فکر مندی پیدا ہو رہی ہے۔ صبر، حوصلہ اور برداشت نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ خلع اور طلاقوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حضور انور نے خلع اور طلاقوں کی وجوہات اور اسباب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جھوٹ ایک ایسی بنیاد ہے جو رشتوں میں دراڑیں ڈال رہا ہے اور یہ ایک جھوٹ ہی ہے جو کئی گھروں کو برباد کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ حق مہر کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ یہ عورت کا حق ہے۔ حق مہر لینے کے لئے ہوتا ہے، معاف کرنے کے لئے نہیں۔ یہ عورت کا حق ہے کہ حق مہر لے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ طلاق یا خلع گو دین میں جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند اور مکروہ ہے۔ اگر بامر مجبوری ایسے معاملات سے واسطہ پڑ بھی جائے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے، خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے حق بات کہو۔ سچ کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دو کیونکہ مومن کی یہ شان ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی یہ شان بھی ہے کہ جب وہ لغوبات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ بغیر ان پر توجہ دیئے گزر جاتے ہیں۔ جب چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں میں اسے الجھایا جاتا ہے، جب اسے الجھا کر نیکیوں سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایک مومن ان میں الجھتا نہیں بلکہ صرف نظر کرتے ہوئے وہاں سے گزر جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ جھوٹ کے مقابلے میں جھوٹ گھڑے، ایک مومن کا جواب ہمیشہ یہ ہوگا کہ یہ کراہت اور گناہ کا کام ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے اور جب یہ رویہ ہوگا تو جھگڑوں میں طول پیدا نہیں ہوگا، گھر اور معاشرے میں امن پیدا ہوگا۔ اگر معاملات اس انتہا پر پہنچ چکے ہیں کہ قاضی کے پاس معاملہ ہے تو پھر جو حق بات ہے وہ عدالت میں جا کر کہنی چاہئے۔

حضور انور نے مومن کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جب ان کو ان کے رب کی ہدایات یاد دلوائی جاتی ہیں تو بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ جب بھی کوئی حکم ان کے سامنے ان کے رب کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے تو اس کو غور سے سنتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو ان احکام پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

اے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو بیعت میں داخل ہوئے ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ تم نے عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عہد تمہارا اللہ کے ساتھ ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اس عہد پر مضبوط رہنا چاہئے، ہر ایک برائی اور شائبہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس دعاؤں اور اپنی عملی حالت میں کوشش کے ساتھ تبدیلی کر کے ہر عورت اور مرد کو حقیقی بیعت کنندگان میں شامل ہونے کا نمونہ دکھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن اپنی نیک حالتوں اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی فکر میں رہتے ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ فرمایا کہ جب عورت و مرد دونوں یہ دعا کر رہے ہوں گے تو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ ایک دوسرے کی خامیوں، کمزوریوں اور برائیوں سے صرف نظر اور ایک دوسرے کی خوبیوں کی طرف نظر ہوگی اور جب مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں گے تو آئندہ آنے والی نسلیں بھی ماں باپ کے نیک نمونے دیکھ کر ماں باپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی کوشش کریں گے۔ فرمایا کہ جب اپنی اولاد کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے اور متقی پیدا ہونے کی دعا مانگ رہے ہوں گے تو پھر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کی کوشش ہوگی اور ایسا گھر پھر جنت کا نظارہ پیش کرنے والا گھر ہوگا۔ پس ایک ایسی دعا ہے جو نسلوں کو سدھارنے اور اپنی اصلاح کے بھی کام آتی ہے اور مرنے کے بعد نیک نسل کی دعاؤں اور اعمال کی وجہ سے درجات کی بلندی کے بھی کام آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں، میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اپنی اور اپنی اولادوں کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا یہ طریق ہے جسے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے جسے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر اگر ہماری عورتیں اس سوچ کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیں تو خدا کے فضل سے ہماری آئندہ نسلیں جماعت کا مفید وجود بن کر آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کا بھی ذریعہ بن جائیں گی اور یوں یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ یہی زندہ قوموں کی نشانی ہے کہ ان کی نیکیاں نسلوں میں بھی جاری رہتی ہیں۔ ان میں تنزل نہیں آتا بلکہ ترقی کی طرف قدم بڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عورتوں اور مردوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خطاب کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور بعد ازاں کچھ دیر وہاں سٹیج پر ہی تشریف فرما رہے۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں نظمیں، ترانے اور قصائد سماعت فرمائے اور پھر السلام علیکم کہہ کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

(مرتبہ: منیر احمد رشید)

غزل

چاند اک دن ملتفت ہو گا میرے سنسار پر
آئینے میں نے سجائے آس کی دیوار پر

بدگماں آکاس بیلیں خاک میں ملتی رہیں
پھول پھل لگتے رہے میرے سبھی اشجار پر

کوئی دیکھے تو سہی آخر یہ کس کا نور ہے
حسن بن کر ضوفشاں اس نور کے مینار پر

خود بخود ساحل بھی ناؤ کی طرف آنے لگے
اس نے جونہی ہاتھ رکھے ڈولتے پتوار پر

قافلے خوشبو کے ہیں یا اس کے قدموں کے نشاں
پھول سجتے جا رہے ہیں رہگزار یار پر

وہ اسیرانِ قفس اور وہ ہمیشہ زندہ لوگ
میری آنکھوں سے ہیں چھلکے عید کے تہوار پر

رشک کرتے ہیں چکور اور چاند عابدؔ رات دن
اس میرے سروِ خراماں صاحبِ دستار پر

مبارک احمد عابد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (3)

بیت العافیت اور بیت الذکر لیوبک کا افتتاح، خطاب اور مہمانوں سے ملاقات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

13 جون 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بجکر پچاس منٹ پر ''بیت الرشید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ہمبرگ شہر کے 14 حلقوں سے ایک بڑی تعداد میں آنے والے احباب وخواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ صبح سوا تین بجے سے ہی بیت الرشید میں احباب کی آمد شروع ہوگئی۔ نماز کے لئے آنے والے مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ بیت اور اردگرد کا ماحول اور سڑکیں اور فٹ پاتھ ان آنے والے نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ جس طرف بھی نگاہ جاتی تھی فیملیاں گروپس کی صورت میں بیت کی طرف چلی آرہی تھیں، ہر کوئی جانتا تھا کہ یہ مبارک ایام اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے حصول کے دن ہیں اور ہر ایک ان سے فیضیاب ہو رہا ہے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہمبرگ کی جماعتوں کے علاوہ Hannover, Keil اور دوسری اردگرد کی جماعتوں کی 49 فیملیز کے 191 افراد اور 11 سنگل افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ بعض فیملیز 120 کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے ملاقات کی سعادت کے حصول کے لئے پہنچی تھیں۔

ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور سکول کالج جانے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ ہر آنے والا تسکین قلب لئے ہوئے باہر آتا تھا اور جانتا تھا کہ اس کی زندگی میں یہی وہ لمحات ہیں جنہیں وہ خود بھی اور پھر ان کی اولادیں بھی ہمیشہ یاد رکھیں گی کہ ہماری زندگی کی یہ چند انتہائی مبارک ساعتیں تھیں جو ہم نے خلیفہ وقت کے قرب میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ان لمحات کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت العافیت لیوبک

آج پروگرام کے مطابق Lubeck شہر میں جماعت احمدیہ لیوبک کی پہلی بیت العافیت کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجکر دس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Lubeck کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت الرشید ہمبرگ سے لیوبک (Lubeck) کا فاصلہ 76 کلومیٹر ہے۔

قریباً سوا گھنٹہ کے سفر کے بعد پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت العافیت لیوبک پہنچے جہاں لیوبک جماعت اور اس کے گردونواح کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے بڑی تعداد میں اپنے محبوب آقا کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے نعرے بلند کئے۔ بچیوں کے گروپس اور خواتین نے مل کر اھلاً وسھلاً ومرحبا کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور وہ یہ کلمات ترنم کے ساتھ مسلسل دہرا رہی تھیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت لیوبک چوہدری وسیم الدین صاحب ریجنل مربی سلسلہ لئیق احمد منیر صاحب اور ریجنل امیر چوہدری نورالدین صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

لیوبک شہر

لیوبک (Lubeck) شہر جرمنی کے شمال میں واقع ہے۔ اس شہر کی بندرگاہ یورپ کی سب سے بڑی فیری پورٹس (Ferries ports) میں سے ہے۔ یہ شہر اپنی ایک خاص قسم کی مٹھائی Lubecker Marzipan کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

لیوبک میں جماعت احمدیہ

یہاں جماعت احمدیہ کا آغاز 1987ء میں ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر میں احباب جماعت کی تعداد 145 ہے۔

بیت کی تعمیر کے لئے قطعہ زمین کے حصول میں لیوبک شہر کے میئر اور انتظامیہ نے بہت تعاون کیا ہے اور انتظامیہ نے خود مختلف تجاویز بھی دیں۔ چنانچہ موجودہ پلاٹ جس کا رقبہ 1934 مربع میٹر ہے 26؍اپریل 2007ء کو خریدا گیا اور جلد ہی انتظامیہ کی طرف سے بیت بنانے کی منظوری بھی مل گئی۔ یہ پلاٹ ایک لاکھ 58 ہزار یورو میں خریدا گیا اور 12 مارچ 2008ء کو بیت کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔

بیت العافیت کا تعارف

بیت کی تعمیر کا رقبہ 373 مربع میٹر ہے۔ بیت کے 2 ہالوں میں 221 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ بیت کے مینار کی اونچائی 11 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہے عمارت کا تعمیری کام ایک جرمن کمپنی نے کیا ہے۔ بیت کا ڈیزائن شعبہ 100 بیوت الذکر کے تحت بنا اور تعمیر کی نگرانی کے فرائض مکرم عبدالرحمٰن سویدی صاحب کارکن شعبہ 100 بیوت نے سرانجام دیئے۔ اس بیت میں رنگ وروغن، پارکنگ ایریا کی تیاری اور دیگر مختلف کام خدام اور انصار نے وقار عمل کے ذریعہ انجام دیئے ہیں۔

اس بیت سے ملحق ایک رہائشی حصہ بھی ہے اور لوکل جماعت کے دفاتر بھی ہیں۔

باقاعدہ افتتاح

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت العافیت تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ اس بیت کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

افتتاحی تقریب

بعد ازاں ایک افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ جرمن ترجمہ مکرم فرید احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے تعارفی ایڈریس میں اس شہر اور یہاں کی جماعت کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بیت کی تعمیر کے حوالہ سے بتایا کہ یہ جگہ جہاں بیت تعمیر ہوئی ہے کسی زمانہ میں دریا کی گزرگاہ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ زمین نرم تھی۔ چنانچہ بیت کی تعمیر کی مضبوطی کے لئے بیت کے فرش اور دیواروں کے نیچے 16 سے 20 میٹر تک کی گہرائی میں 38 ستون (Piller) تعمیر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جو مینارہ 11 میٹر کا تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مینارہ کے نیچے زمین کے اندر 20, 20 میٹرز کے چار ستون بھی تعمیر کئے گئے ہیں تاکہ مینارہ کی بنیاد مضبوط ہو۔

خطاب حضور انور کا متن

امیر صاحب جرمنی کی تقریر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے۔

تشہد اور تعوذ اور کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''الحمدللہ کہ آج یہاں کی لیوبک کی جماعت کو اپنی (۔) بنانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ (۔) جس کے قریب چرچ بھی ہے جو Jehovah's Witness کا ہے، یہ لوگ تھوڑا سا مختلف ہیں باقی عیسائیوں سے، لیکن بہر حال کامل توحید کے تو وہ بھی قائل نہیں۔ اب اس (۔) کا پیغام اس علاقہ کے لئے توحید کا پیغام ہونا چاہئے جیسا کہ (۔) کا مقصد ہے اور وہ اسی صورت میں پہنچے گا جب آپ لوگ اس (۔) کو خالصۃً للہ آباد کرنے والے ہوں۔ اس علاقہ میں یہ پیغام پہنچانے والے ہوں گے کہ (۔) جو بیت العافیت، اس کا نام رکھا گیا ہے، اس میں آنے والا بھی ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اس کے اردگرد رہنے والا بھی ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور نہ صرف اردگرد، بلکہ اس ماحول میں، اس شہر میں رہنے والا بھی ہر اس شخص سے محفوظ ہے جو اس (۔) سے منسوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ع

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اب دنیا میں اگر کوئی دین ہے جو پیار اور محبت اور امن کا پیغام دیتا ہے تو وہ (۔) ہے اور اس وقت اس پیغام کو آگے پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور

ہم وہ خوش قسمت ہیں جنہوں نے آپ کو مانا، آپ کو قبول کیا اور اس عافیت کے حصار میں آ گئے۔

اب صرف شامل ہونے سے عافیت نہیں مل جائے گی۔ بلکہ اس تعلیم پر عمل کرنا، اس کو اپنے اوپر لاگو کرنا، اپنی نسلوں میں جاری کرنا، ارد گرد کے ماحول کو اس سے روشناس کروانا، یہ ہے اصل کام جو آپ کو بھی عافیت میں رکھے گا اور اس مقصد کو پورا کرنے والا ہو گا جس مقصد کے لئے ہر احمدی حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوا ہے۔

پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ (-) بنا دینا کوئی کام نہیں ہے۔ (-) بن جاتی ہیں۔ لیکن (-) بنانے کے بعد اس کی آبادی، (-) بنانے کے بعد اس کی آبادی (-) بنانے کے بعد اس تعلیم کا پرچار جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے عطا فرمائی اور جس کو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے واضح اور روشن کر کے ہم تک دوبارہ پہنچایا اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عافیت کا حصار قرار دیا۔

پس یہ پیغام محبت اور پیار کا جس سے اپنے ماحول میں بھی عافیت پیدا ہو، جس سے اپنے ماحول میں بھی وہ احساس پیدا ہو کہ ہم حفاظت میں ہیں، ہم محفوظ ہیں اور اس ماحول کو بھی، اس علاقہ کو بھی احساس پیدا ہو کہ یہ احمدی جنہوں نے یہ (۔) بنائی ہے یہ باقی (۔) کی طرح، جو بعض شدت پسند گروپ ہیں، ان کی طرح نہیں۔ بلکہ ان سے میل جول رکھنے والا، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا۔ ان کی (۔) میں آنے والا بھی ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور کسی قسم کا دکھ اور تکلیف ان سے ہمیں نہیں پہنچے گا۔ تو یہ چیز ہے جس کو ہم نے ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہے۔

پس اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ ہم نے ایک اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کی عبادت کرنی ہے۔ اس (۔) کو آباد رکھنا ہے۔ دوسرے: آپس میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی لوگوں میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ ہم وہ قوم ہیں، ہم وہ لوگ ہیں جو پیار، محبت اور امن اور صلح اور صفائی کا پرچار کرنے والے، اس کی (۔) کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔

اللہ کرے کہ آپ لوگوں کا یہ پیغام اس علاقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچانے (۔) کا پیغام پہنچانے کا باعث بننے والا ہو اور یہ منار جس کے بارہ میں امیر صاحب نے بیان کیا کہ 20 میٹر گہری اس کی جڑیں ہیں اصلھا ثابت کے طور پر آپ لوگوں کے اپنے ایمانوں میں بھی یہ گہری جڑیں پیدا کرنے والا ہو اور پھر اس کی شاخیں جو ہیں آسمان تک پہنچیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچ کر لانے والی ہوں۔ تبھی آپ اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جو ایک مومن کی زندگی کا مقصد ہے، جو ایک انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں''۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا۔ بیت کے افتتاح کے موقع پر احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس کے بعد لوکل جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور بیت کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لینے والے احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس دوران بچیوں کے گروپ دعائیہ نظمیں پڑھتے رہے۔ جہاں مرد احباب شرف مصافحہ پا رہے تھے وہاں خواتین ایک بار پھر شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

حضور سے مہمانوں کی ملاقات

سات بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Lubeck سے واپس بیت الرشید ہمبرگ کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجکر پچاس منٹ پر بیت الرشید تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور گاڑی سے اترتے ہی اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں درج ذیل چار مہمانوں نے جو حضور انور کی آمد سے قبل ہی بیت الرشید پہنچے ہوئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کی۔

1- Mr. Christian Carstensen

2- Mr. Dr. Till Steffn

3- Mr. Dr. Mohammed Khalifa

4- Mr. Sammy Jossifoff

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان سب مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

Mr. Christian Carstensen نے بتایا کہ وہ 2005ء سے 2009ء تک جرمن پارلیمنٹ کے ممبر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء میں شامل ہوئے تھے اور مختصر ایڈریس بھی کیا تھا۔ 14 جون کو ہمبرگ کے میئر Olof Scholz کی حضور انور سے جو ملاقات ہے اس کا انتظام بھی انہوں نے کروایا۔ موصوف جماعت کے اچھے دوست ہیں۔

Mr. Dr. Till Steffn صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ جرمنی کی گرین پارٹی کے ممبر ہیں اور ہمبرگ کے سابقہ سینیٹر بھی ہیں۔ اس سال جو "Muslim for Peace" کا پروگرام ہوا تھا اس میں بہت مدد کی ہے۔

14 جون کو گرین پارٹی کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں جو ایک Reception کا اہتمام کیا جا رہا ہے وہ ان کی مدد اور تعاون سے ہوا ہے۔

تیسرے مہمان ڈاکٹر محمد خلیفہ صاحب نے بتایا کہ وہ ہمبرگ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور عربی زبان اور اسلام سٹڈیز پڑھاتے ہیں۔ ان کا تعلق مصر سے ہے انہوں نے بتایا کہ جماعت کے بہت سے پروگراموں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ 2002ء سے یہاں ہوں اور تین ماہ قبل جرمن نیشنیلٹی ملی ہے۔

چوتھے مہمان Mr. Sammy Jossifoff تھے۔ موصوف کا تعلق یہودی مذہب سے ہے انہوں نے بتایا کہ ہمبرگ یونیورسٹی میں پڑھاتا ہوں اور جرمن زبان میں پڑھاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے مختلف پروگراموں میں شامل ہوتا ہوں۔ ان کا گزشتہ سال سے جماعت کے ساتھ مضبوط رابطہ ہے۔ یہ دوسرے مسلمانوں کے پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں اور وہاں جماعت کے حق میں بات کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان چاروں مہمان حضرات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ مجھے آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ سب مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھتے ہیں، Politician بھی ہیں۔ مذہبی لیڈر بھی ہیں اور یونیورسٹی کے پروفیسر بھی ہیں۔ آپ سے کس طرح، کس موضوع پر بات کی جائے۔ آپ سب ملک اور قوم کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک ہم (احمدیوں) کا تعلق ہے تو وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہر احمدی جہاں بھی آباد ہے اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔ اگر ہم سب اس بات کو Realise کر لیں، اس کا ادراک کر لیں تو پھر وطن کے لئے، ملک و قوم کے لئے بہتر کام کر سکتے ہیں۔

یہودی مہمان Mr. Sammy نے کہا کہ اب یہودی مذہب کو تو یہاں مختلف مذاہب کی طرف سے کوئی پرابلم، مخالفت وغیرہ نہیں ہے لیکن ہمیں یہاں کے سیاستدانوں سے بعض اوقات مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ ان کی طرف سے بعض مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والے مہمان موصوف نے بتایا کہ میں اصل میں اسرائیلی ہوں اور یہاں ہمبرگ میں 1961ء سے مقیم ہوں اور یونیورسٹی میں جرمن زبان میں یہودی مذہب کے بارہ میں پڑھاتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ مذہبی سکالرز اور لیڈرز نے پوری طرح اپنا صحیح کردار مذہب کے بارہ میں ادا نہیں کیا۔ لوگ تو مذہب اور مذہبی لیڈروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ہم سب ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ سب کو علم ہے کہ خدا ایک ہی ہے اور خدا تعالیٰ نے جو اپنے انبیاء بھیجے ان سب نے خدائے واحد کا تصور ہی پیش کیا اور ایک ہی خدا کی تعلیم دی۔ اگر ہم یہ Realise کر لیں کہ خدا نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ ہمارا پیدا کرنے والا ایک ہے اور ہم سب اکٹھے متحد ہو کر رہیں تو پھر سب کو پتہ چلے گا کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ ہر ایک اپنے ملک، قوم اور لوگوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے کام کرے گا۔ اپنی عوام سے اور قوم سے محبت کرے گا اور پھر ہر چیز Smoothly لی جائے گی۔ سارے کام صحیح سمت پر ہوں گے۔

جرمن پارلیمنٹ کے سابقہ ممبر Mr. Christian Carstensen نے سوال کیا ملک مصر میں جو کچھ ہوا ہے کیا یہ سب مذہب کی وجہ سے ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ سب پولیٹیکل ہے۔ اگر جمہوریت لوگوں کے لئے ہے، عوام کی بھلائی کے لئے ہے اور اگر صحیح اور صاف الیکشن ہوتے ہیں تو پھر جو حکومت منتخب نہیں ہوتی اس کو حکومت چھوڑ دینی چاہئے اور دوسروں کو موقع دینا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے جس کی وجہ سے عدم استحکام اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی مذہبی پارٹی انتخابات میں آتی ہے اور وہ صحیح تعلیم کے ساتھ، اصول وضوابط اور عدل وانصاف کے ساتھ حکومت میں آنا چاہتی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور اپنی مخالف پارٹیوں اور تنظیموں کے حقوق غصب کرنے ہیں تو پھر جواب ہوا ہے یہی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ کو مکہ ہجرت کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ چنانچہ آپؐ مدینہ تشریف لے آئے اور وہاں ایک گورنمنٹ بنائی اور آپ اس گورنمنٹ کے لیڈر تھے۔ آپ نے مدینہ میں آباد سب مذاہب کو ان کے مکمل حقوق دیئے اور ان کی تعلیم کے مطابق بھی حقوق دیئے۔ جب ہر ایک سے عدل اور انصاف کے ساتھ سلوک کیا جائے اور اس کے حقوق ادا کئے جائیں تو پھر گورنمنٹ مستحکم طریق سے، بغیر کسی رکاوٹ کے چلتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا مذہب کسی کا حق مارنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ بندے کا خدا سے تعلق قائم

کروں۔ انسان اپنے خدا کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ جب ایک خدا کے قائل ہوں گے اور دوسروں کے حقوق عدل و انصاف کے ساتھ ادا کریں گے تو پھر حکومت Smoothly چلے گی۔

حضور انور نے فرمایا صرف مسلمان ممالک میں ہی ایسا نہیں ہو رہا کہ حکومت سے چمٹ کر ہی بیٹھ گئے ہیں باوجود اس کے کہ انتخابات میں شکست بھی ہوئی ہے۔ آئیوری کوسٹ، یوگنڈا، زمبابوے وغیرہ افریقن ممالک میں بھی ایسا ہے۔ یہاں بھی ڈکٹیٹر شپ بیٹھی ہوئی ہے اور اپنی حکومت بچانے کے لئے ناجائز طور پر اپنی مخالف پارٹیوں پر ظلم کرتے ہیں اور بعض جگہ تو اپوزیشن پر پولیس نے فائر بھی کھول دیا۔ تو کیا یہ ڈیموکریسی ہے؟ یہ جمہوریت ہے؟

حضور انور نے فرمایا جمہوریت جب تک اصولوں پر نہیں چلے گی۔ جب تک ڈبل سٹینڈرڈ ہوگا اور دوہرے معیار ہوں گے تو پھر وہی کچھ ہوگا جو اس وقت بعض عرب ممالک اور دوسرے ممالک میں ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مذہب پر الزام نہ دیں۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ یورپین پاور (European Power) ڈیموکریسی کو چلنے نہیں دے رہیں۔ دوہرے معیار ہیں اور ڈبل سٹینڈرڈ ہیں۔ یمن، بحرین کو تو آپ لوگ سپورٹ کر رہے ہیں لیکن مصر اور دوسری جگہوں پر نہیں اس لئے ایک ہی معیار رکھیں تو پھر جمہوریت بھی رہے گی اور امن بھی قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا UNO کی تاریخ بتاتی ہے کہ عدل، انصاف نہیں ہے سوائے ایک دو موقعوں پر۔ اس لئے UNO تو اپنے مقاصد میں فیل ہو چکی ہے اب جو صورت نظر آرہی ہے وہ یہ ہے کہ تیسری جنگ عظیم کسی بھی وقت ہو سکتی ہے اس جنگ کی طرف بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری کمیونٹی مصر، سیریا، عراق، لبنان، یمن، کویت اور تیونس وغیرہ میں ہے۔ ہم اب دنیا کے 198 ممالک میں ہیں بعض جگہ زیادہ بڑی تعداد میں ہیں اور بعض جگہ کم تعداد میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جرمنی میں ہمارے پاکستانی احمدی بہت زیادہ ہیں جبکہ جرمن احمدیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن ہمارے یہاں کے نیشنل صدر عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب جرمن ہیں جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ مذہب اور قوموں کی تفریق جماعت میں نہیں ہے۔ یہ مثال آپ کے سامنے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کبابیر (حیفہ) میں بھی ہماری جماعت ہے۔ ہم پُرامن ہیں گورنمنٹ سے اچھے تعلقات ہیں۔ حکومت ہماری کمیونٹی کے صدر کو اپنے بعض خاص پروگراموں میں مدعو کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارے ہر جگہ اچھے ریلیشن اور تعلقات ہیں۔ فلسطین میں بھی اچھے تعلقات ہیں۔

یہودی مہمان Mr. Sammy نے کہا کہ یہاں ہمبرگ میں جو مذہبی جگہیں ہیں چرچ ہیں اور دوسرے مذہبی معابد ہیں وہ لوگوں سے خالی ہوتے ہیں بہت کم لوگ ان میں جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم لوگوں کو مذہب کے قریب لائیں۔ لوگ اب یہ دیکھتے ہیں کہ مذہبی لوگوں کا بھی ڈبل سٹینڈرڈ ہے اور وہ صحیح طور پر مذہب سے سلوک نہیں کر رہے ان کے بھی دوہرے معیار ہیں۔

اس پر موصوف نے کہا کہ اب لوگوں کو مذہب کی طرف لانا، عبادت گاہوں کی طرف لانا بہت مشکل ہے۔ ممکن نظر نہیں آتا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کہتے ہیں کہ یہ مشکل ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ انشاء اللہ ایک دن یہ سب آئیں گے اور انشاء اللہ خدا کی مدد کے ساتھ یہ آئیں گے۔

مہمانوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ انٹرنیٹ کی طرف بہت زیادہ رجحان ہے اس نے سارے ماحول کو خراب کیا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا ایک یہ حل ہے کہ ان کو انٹرنیٹ سے زیادہ دلچسپی والی چیزیں دیں۔ یا انٹرنیٹ کے اندر کوئی بہترین مذہبی چیز مہیا کریں جو برائی کو چھوڑ کر ان کو اچھائی کی طرف مائل کر دے اور اخلاق کی لحاظ سے بہترین ہو۔ نیز اپنے گھروں کے ماحول بہتر کریں۔

حضور انور نے فرمایا دنیا میں ایک سروے ہوا ہے کہ کتنے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہے جو نتیجہ سامنے آیا ہے اس کے مطابق 90 فیصد امریکن یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہے پچاس فیصد یورپین یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہے جبکہ 38 فیصد برٹش خدا کے وجود پر یقین رکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تو یہ ایک چیلنج ہے اسے قبول کریں اور لوگوں کو ایک خدا کے وجود کا قائل کریں۔ خدائے واحد کی طرف لائیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ بتانا چاہئے اور پڑھانا چاہئے اور باقاعدہ تعلیم دینی چاہئے کہ خدا موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں ہمیشہ والدین کو کہتا ہوں کہ آپ اپنا نمونہ قائم کریں آپ کے بچے آپ کو Follow کریں گے۔ اس لئے والدین کو نمونہ بننا چاہئے اور خدا کے وجود کا قائل ہونا چاہئے۔

Dr. Till Steffen نے بتایا کہ میں نے اپنے گھر میں کوشش کی ہے جب میں نے اپنی تعلیم کے مطابق، بائبل کے مطابق بچوں کو بتایا تو ان میں شوق پیدا ہوا تو انہوں نے بائبل کا مطالعہ کیا اور میں نے بچوں سے خدا کے وجود کے بارہ میں پوچھا اور فیصلہ ان پر چھوڑا تو بچوں نے کہا ہاں خدا موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا بس یہ ضروری ہے کہ پہلے یہ Realise کرلیں کہ ایک خدا ہے پھر جس مذہب کو منتخب کریں، کرنے دیں کیونکہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے خواہ کوئی مذہب ہو لیکن ایک خدا کے وجود کے قائل ہوں۔

گرین پارٹی کے ممبر Dr. Till Steffen نے کہا کہ ہم کل کے پروگرام کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں آپ کا استقبال کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے تعاون کا شکریہ!

موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ جاپان میں نیوکلیئر کے معاملہ کی وجہ سے جرمن چانسلر نے جرمنی میں نیوکلیئر کا معاملہ روک دیا ہے اور جرمنی پہلا ملک ہوگا جو بغیر اٹامک پاور کے ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کو خوشی ہوگی کہ کل میرا خطاب اسی پر ہوگا۔ میں بتاؤں گا کہ تباہی کو کیسے روکا جا سکتا ہے۔

یہودی مہمان Mr. Sammy نے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کا جرمن زبان میں ترجمہ قرآن سب سے اچھا ہے اور باقی سب تراجم سے اعلیٰ معیار کا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ مسلمان جو ہمارے مخالف ہیں وہ ہمارا ترجمہ لے کر فروخت کرتے ہیں اور شروع میں وہ صفحات تلف کر دیتے ہیں جہاں ہمارا تعارف وغیرہ موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب تک ہم ستر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکے ہیں اور ایک سو دس زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم شائع کر چکے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا آپ جیسے جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں ان کو یہ سب غلط فہمیاں دور کرنی چاہئیں۔

نو بجکر پینتیس منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔ ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

مسلمان مصری پروفیسر ڈاکٹر محمد خلیفہ نے باقاعدہ درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک علیحدہ تصویر بنوائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرشید کے بڑے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 13 بچوں اور 15 بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ بچوں کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزم عدنان احمد، فرید فاروق، شازیب احمد، اسد محمود بٹ، عبدالنور شیروان، ملک نفاست احمد، عمیر عمر نواز، ولید رشید الدین، یونس لطیف حئی، عدنان احمد خان، رغیب احمد بٹ، شہروز احمد اور امن احمد۔

جن بچیوں نے اس تقریب میں شرکت کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے قرآن کریم سنا ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزہ عالیہ حیات، صوفیہ عطاء، ثناء شاہد، مہرین احمد، بسیقہ زاہد، ونیزہ گوہر شاہد، ہما اعجاز، مہرین احمد، صوفیہ بسال احمد، ماوراء محمود، خلعت رحمان، سائرہ اقبال، ماریہ رؤف، غزالہ محمود، سویرا اقبال۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

لیوبک (Lubeck) کے ایک مقامی اخبار Lubecker Nachrichten کا نمائندہ بیت کے افتتاح کے موقع پر موجود تھا۔ اس نے تصاویر بھی بنائیں۔ اس نے افتتاح کی جو خبر شائع کی وہ درج ذیل ہے۔

حضور انور کی تصویر بھی شائع کی جس میں حضور انور تختی کی نقاب کشائی فرما رہے ہیں۔

لیوبک کے ایک مقامی اخبار Lubecker Nachrichten نے اپنی 15 جون 2011ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ بیت کے افتتاح کی خبر دی۔

لیوبک میں (بیت الذکر)

مع منارکا افتتاح

Genin میں جو کہ لیوبک کا ایک Industrial Area سوموار والے دن احمدیہ جماعت کی عبادت گاہ کا افتتاح ہوا۔ اس جماعت کے خلیفہ جو کہ ان کے روحانی سربراہ ہیں بنفس نفیس لندن سے تشریف لائے۔

Genin کے Industrial Area میں عرب اثرات ابھر کے سامنے آرہے ہیں۔ نظر دوڑائی جائے تو ایک لمبا سفید منار نظر آرہا ہے جس کے پیچھے (بیت) کا سفید گنبد ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ کا بیان ہے یہ ہمارے لئے ایک ایسی آرزو تھی جو آج پوری ہوئی۔ یہ (بیت) بہت شاندار ہے۔

بیت کے باغیچوں میں تازہ پھول کھلنے کی مہک آرہی ہے۔ اس 400 مربع میٹر کی بیت کو تعمیر کرنے کا دورانیہ دو سال کا تھا۔ جس پر اخراجات کی قیمت کل چھ لاکھ یورو بنتی ہے۔

لیوبک میں کل 11 ہزار مسلمان مقیم ہیں۔ 170 افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ لیوبک اس روز اپنی پہلی

بیت کا افتتاح کر رہی ہے۔ لیوبک میں مزید 5 (بیوت) ہیں جن کی شکل (بیت) جیسی نہیں بلکہ ایک عام عمارت کی شکل رکھتی ہیں۔ لہٰذا بیت العافیت ان پانچ (بیوت) کے برعکس پہلی (بیت) ہے جس کی عمارت بھی ایک (بیت) کی شکل رکھتی ہے۔

لیوبک جماعت کے افراد و خواتین کے لئے یہ دن ایک عید کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ مردوں نے ٹوپیاں پہنی ہوئی ہیں اور عورتیں حجاب اوڑھے ہوئے ہیں اور بچے بھاگ دوڑ میں مصروف ہیں۔ ان کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کی آمد لندن سے متوقع ہے۔ آپ احمدیوں کے لئے ویسی ہی اہمیت رکھتے ہیں جیسی پوپ اپنے Catholic مریدوں کے لئے رکھتا ہے۔

اللہ اکبر کے بلند نعروں سے جماعت کے سربراہ کا استقبال کیا جا رہا ہے۔ ایک گاڑھے رنگ کی Mercedes میں آنے والے خلیفہ کے سر پر ایک سفید پگڑی ہے۔ پھر بیت کی اندرون میں نماز ادا کرنے کے لئے جایا جاتا ہے اور مرد و خواتین کی تقسیم کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ خلیفۃ المسیح مردوں کے سامنے کھڑے خطاب فرما رہے ہیں بیک وقت مستورات اپنے بچوں سمیت سکرین کے ذریعہ اس خطاب کو براہ راست دیکھ اور سن رہی ہیں۔ آپ اپنے خطاب میں فرماتے ہیں کہ بیت جماعت کے احباب و خواتین کو اس کے ماحول میں رہنے والوں کو اور انسانیت کو حفاظت کی ضمانت دیتی ہے اور یہی مفہوم اس بیت کے نام میں پایا جاتا ہے یعنی کہ بیعت العافیت اور حفاظت ہی کی احمدیہ جماعت کو خاص طور پر ضرورت ہے کیونکہ اکثر عرب ممالک میں اس فرقہ کی تحقیر کی جاتی ہے۔ 1974ء میں پاکستانی گورنمنٹ کے تحت جماعت احمدیہ کو اپنے وطن میں ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ملت اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ اختلاف یہ ہے کہ احمدیوں نے حضرت مرزا غلام احمد کو مسیح و مہدی مان لیا کہ یہی وہ مسیح و مہدی ہے جس کے آنے کی خبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی جبکہ باقی تمام مسلمان ابھی تک اس کے منتظر ہیں۔ اس کے علاوہ احمدی ہتھیاروں کے ساتھ جہاد اور شدت پسندی کے خلاف ہیں اور اپنے دائرہ میں عورتوں کے حقوق کو جس حد تک ممکن ہے برقرار رکھا ہے اور احمدی تعلیم کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔

بیت کے احاطہ میں کھڑی گاڑیوں پر مختلف Sticker لگے ہیں جن پر مذہبی اقوال درج ہیں۔ مثلاً دین میں کوئی جبر نہیں یا محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ آخر الذکر احمدیوں کا ماٹو ہے جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کی عداوت ان کے حصہ میں آئی۔ مگر احمدیت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ امسال جرمنی میں پانچ مزید (بیوت) کا افتتاح متوقع ہے۔ ہمبرگ، کیل، ہنوور، میونسٹر اور اوسنابرک میں بھی ان کی بیوت موجود ہیں۔ سرکاری اداروں سے ان کے کم ہی اختلافات ہوتے ہیں۔

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

طلباء کی تدریس میں تعلیمی سیر اور اس کے فوائد

تعلیمی سیر اب تعلیمی اداروں کی سرگرمیوں کا حصہ بن چکی ہے جو تعلیمی ادارے اپنے طلبا کو یہ مواقع مہیا نہیں کرتے وہ دراصل تعلیمی مقاصد کے حصول میں بچوں کو ایک نہایت اہم اور مفید پہلو سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ آج کل کے جدید دور میں سمعی و بصری معاونت کے بغیر تدریس نامکمل رہتی ہے اور تعلیمی سیر بھی ان معاونات میں سے ایک ہے۔

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی تعلیمی ادارے نے تعلیمی سیر کا پروگرام بنایا ہو اور وہ طلبا کو مختلف مقامات پر لے کر گئے ہوں اور واپسی پر طلبا اور اساتذہ کے علم میں اضافہ نہ ہوا ہو۔

نصرت جہاں اکیڈمی کے قیام کے دوران جب تک حالات نے اجازت دی ہم نے بوائز اور گرلز سیکشن کے بیسیوں study trip ترتیب دیئے اور اب ہم خدا کے فضل سے شکر کے جذبات کے ساتھ یہ حتمی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ سارے trips ہی نہایت کامیاب رہے اور ہم طلبا و طالبات اور اساتذہ کو ایسی جگہوں پر لے کر جاتے رہے جہاں عام حالات میں جانا ممکن نہیں۔ بیسیوں ایسے ایجوکیشنل trips ہماری تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ اِس سے یقیناً اساتذہ اور طلبا نے بہت کچھ سیکھا۔

تعلیمی سیر میں کئی قسم کی سیریں آجاتی ہیں۔ صحت افزاء مقامات، پہاڑی علاقوں کاغان اور سوات، گلگت، کشمیر کی وادی کی سیریں، تاریخی مقامات کی سیر، میوزیم اور چڑیا گھر کی سیر یا مختلف تاریخی اور نامور درسگاہوں کا visit وغیرہ وغیرہ۔

تعلیمی سیر ایک ایسی سیر ہے جو علم کے حصول کے لئے کی جائے یا عام فہم زبان میں تعلیمی سیر ایک ایسی سیر ہے جو تعلیم کو وسعت دینے مستحکم کرنے کے لئے ہوتی ہے جس سے براہ راست تجربات اور علم حاصل کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔

تعلیمی سیر انسان کی جسمانی، جمالیاتی اور اخلاقی ترقی کے سامان پیدا کرتی ہے۔ جہاں تک جسمانی تربیت کا تعلق ہے، تعلیمی سیر میں بچے جوش و جذبے کے ساتھ پہاڑوں اور بلندیوں تک چڑھنے، میدانوں اور جنگلات سے گزرنے اور دریاؤں کو عبور کرنے میں چاک و چوبند نظر آتے ہیں۔

تعلیمی سیر کے لئے منصوبہ بندی

تعلیمی سیر کے لئے سب سے زیادہ اہم بات اس کی تیاری اور منصوبہ بندی ہے۔

☆ سیر کے لئے کہاں جانا ہے۔

☆ کتنے دن کا پروگرام ہوگا۔

☆ رات کو قیام کہاں ہوگا۔

☆ قیام کی جگہوں پر پانی اور کیمپنگ یا ہوٹل کا انتظام کیا ہوگا۔

☆ ٹرانسپورٹ اور اچھی ٹرانسپورٹ کا انتظام۔

☆ اگر کسی ایسی جگہ پر جانا ہے جہاں اجازت کی ضرورت ہو، وہ پہلے حاصل کر لینی چاہئے۔

☆ اخراجات کا تخمینہ اور فنڈز کی فراہمی کا انتظام۔

☆ بچوں کو نظم و ضبط اور قواعد کی پابندی کروانا۔ بے جا سختی بھی نہ ہو اور نہ کھلی چھٹی دی جائے کہ کنٹرول مشکل ہو جائے۔

☆ امیر قافلہ اور انتظامی کمیٹی، جگہوں کا انتخاب کون کرے گا، فنڈز کس کے پاس ہوں گے، cooking کا انتظام کیا ہوگا، ٹرانسپورٹ کا انتظام کس کے سپرد ہوگا۔ بچوں کی گروپس میں تقسیم او رہر گروپ کا انچارج۔

☆ سیاحت پر جانے سے قبل والدین کی رضامندی اور انتظامیہ کی clearance ازحد ضروری ہوتی ہے۔

☆ عورتیں اور چھوٹے بچے اگر ساتھ ہوں تو ان کے لئے سہولتوں کے انتظام کا جائزہ لینا بھی ازحد ضروری ہوتا ہے۔

☆ Trips پر جانے سے قبل تمام ضروری ہدایات زبانی اور تحریری طور پر دے دی جائیں۔

☆ موسم کے مطابق کپڑے اور بستر اور گلاس پلیٹ چمچ صابن تولیہ tooth paste اور برش وغیرہ ساتھ لے لینا چاہئے۔

☆ ابتدائی طبی امداد کا سامان ساتھ ہو اور فرسٹ ایڈ کی نگرانی کون کرے گا۔

☆ بعض جگہوں پر تصویریں لینے کی ممانعت ہوتی ہے وہاں تصویریں نہ لی جائیں۔

☆ جہاں کوئی کمی یا خامی رہ جائے یا کوئی دقت پیش آئے وہ ساتھ ساتھ نوٹ کرتے رہیں۔

تعلیمی سیر کی اہمیت، مقاصد اور فوائد

☆ علم میں اضافہ

☆ جسمانی ترقی اور

☆ ذہنی ترقی۔

☆ انتظام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، تصورات اور تخیلات کو کام میں لا کر واقعات اور مشاہدات کے ذریعہ ذہن کو وسعت ملتی ہے۔

☆ جمالیاتی ترقی، خوبصورت وادیوں اور پانی کے چشموں اور ندی نالوں کے شور، جنگلات، دریا، خوبصورت پرندوں جانوروں اور مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں کو دیکھ کر انسان کے جمالیاتی ذوق کی تسکین ہوتی ہے۔

☆ اخلاقی اور روحانی ترقی نصیب ہوتی ہے۔ اطاعت امیر، باہمی تعاون، بھائی چارے اور ہمدردی کے جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کاریگری مناظر قدرت سے متاثر ہو کر انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے لگ جاتا ہے۔

☆ مشاہدہ کی قوت کی نشوونما ہوتی ہے۔

☆ معلومات میں اضافہ کے ساتھ فطری اور اردگرد کے ماحول سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

☆ انتظامی تربیت اور قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔

☆ معاشرت کے اصولوں سے واقفیت، نامساعد حالات کا سامنا کرنے اور اس کا حل نکالنے میں مدد ملتی ہے۔

☆ طلبا میں قوت مشاہدہ کی تربیت کے ساتھ ساتھ تحقیق اور تجسس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نئے لوگوں سے میل ملاقات اور ان کی معاشرت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

ہم خدا کے فضل سے مختلف Study Tours کا ہر سال انتظام کیا کرتے تھے۔ کراچی سے پشاور تک مختلف تاریخی مقامات، میوزیم اور چڑیا گھر، ٹیکسٹائل ملز، مختلف کانیں جغرافیائی لحاظ سے اہم مقامات، سائنس کے مضامین کے لئے خاص طور پر بیالوجی ڈیپارٹمنٹ کا study trip الگ جایا کرتا تھا۔ انسان براہ راست مشاہدہ اور فطری طریقہ سے جو علم حاصل کرتا ہے وہ علم کبھی بھولتا نہیں اور استاد اس طریقہ سے اپنی تدریس کو عمدہ دلچسپ اور دلکش بنانے میں مدد حاصل کرتے ہیں۔ تعلیمی سیر کے اختتام پر رپورٹیں مرتب کرنا اور سکول اور کالج کے میگزین میں شائع کرنا اور مختلف رسائل اور جرائد میں بھی شائع کئے جاسکتے ہیں تاکہ وہ لوگ جو زندگی بھر ایسے مقامات پر نہیں جا سکے، آپ کی رپورٹ سے معلومات حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کر سکیں۔

سفر کی دقتوں اور مشکلات پر کلاس میں بحث بھی کی جاسکتی ہے، خامیوں اور کمزوریوں کو بھی Highlight کیا جاسکتا ہے۔ اس سے آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرنے میں راہنمائی مل سکتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

آگے سے آگے بڑھیں

تحریک جدید کی مالی قربانی کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ

''میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ آگے بڑھیں اور اپنے وعدوں کی حدود کو پھلانگتے ہوئے، اس مقام تک پہنچ جائیں جو جماعت کی ضرورت کا مقام ہے۔''

(تحریک جدید۔ایک الٰہی تحریک صفحہ 327)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشاد پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق سعید عطا فرمائے۔آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ متفرق عوارض کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے CCU میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت سے والد محترم کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حبیب احمد شاہد صاحب ولد مکرم قریشی مبارک احمد صاحب بھاگلپوری دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جاپان دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں 11 جون 2011ء سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بائی پاس آپریشن دل کی دھڑکن کمزور ہونے کی وجہ سے نہیں ہو پارہا۔ڈاکٹرز کے مطابق آپریشن رسک (Risk) ہے۔ 29 جون 2011ء کو آپریشن متوقع ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق معجزانہ طور پر میرے بھائی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں۔

میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈائیلائسز ہو رہا ہے اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے۔آمین

مکرم محمد حنیف صاحب جرمنی سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں کیموتھراپی ہو رہی ہے۔کمزوری بہت زیادہ ہے۔احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سعید جاوید صاحب سبزہ زار لاہور کے پاؤں پر زخم ہو گیا ہے اور ذیابیطس بھی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد شفا دے اور کسی قسم کی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔

سانحہ ارتحال

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ مونگ منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری فاتح احمد صاحب کاہلوں کارکن نظارت مال آمد کی والدہ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد کاہلوں صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ مورخہ 14 جون 2011ء کو بعمر 65 سال اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ گزشتہ چار سال سے بوجہ فالج بیمار تھیں۔ ہر ممکن علاج بھی کروایا مگر تقدیر غالب رہی۔اس دوران مرحومہ کے بیٹے مکرم فاتح احمد صاحب کاہلوں اور بہو مکرمہ فیروزہ احمد صاحبہ کو کمال ہمت کے ساتھ ان کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اور مرحومہ کو بھی خدا تعالیٰ نے صبر کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کرنے کی توفیق دی۔ اگلے روز 15 جون 2011ء کو صبح 10 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم ناظر صاحب موصوف نے دعا بھی کروائی۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنت میں رکھے اور کروٹ کروٹ مغفرت کا سلوک فرمائے۔آمین

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی
اور مشہور عالم گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

شرلاک ہومز
سراغ رسانی کا مشہور کردار

دنیا کا افسانوی سراغ رساں جو 1887ء میں ایک کہانی اے سٹڈی ان سکارلٹ کے ذریعے دنیا میں نمودار ہوا۔اس کا خالق برطانوی ادیب، آرتھر کانن ڈائل (1859ء تا 1930ء) تھا۔ یہ کردار اپنی زبردست ذہنی طاقت، نہایت مہارت سے کیس سلجھانے اور جزئیات پر بھی توجہ دینے کے باعث بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے۔آج بھی شرلاک ہومز کی کہانیاں اور ناول بڑے ذوق وشوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ ڈائل کے چار ناولوں اور چھپن کہانیوں میں ہومز بحیثیت سراغ رساں پیش ہوا ہے۔

چار کے سوا تمام کہانیاں ہومز کے دوست اور سوانح نگار، ڈاکٹر جان واٹسن کی زبانی بیان ہوئی ہیں۔ دو کہانیاں ہومز اور دو تیسرے شخص نے سنائی ہیں ان کہانیوں میں 1878ء تا 1903ء کا زمانہ پیش کیا گیا ہے۔ آخری کیس 1914ء میں سامنے آیا اور یوں یہ سراغ رساں چل بسا۔ ابتدائی کہانیوں میں ٹکڑوں کی صورت اس کی سوانح عمری بیان کی گئی ہے۔ مثلاً وہ کیونکر سراغ رسانی کی طرف متوجہ ہوا، اس کی دلچسپیاں کیا ہیں اور وہ کیسی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ ان کے مطابق شرلاک ہومز اندازاً 1854ء میں پیدا ہوا۔

ہومز تقریباً ہر علم کی اتنی معلومات ضرور رکھتا ہے کہ وہ کیس حل کرنے میں اس کے کام آسکیں۔ اچھا باکسر ہے اور ضرورت پڑنے پر تلوار بھی چلا سکتا ہے۔ برطانوی قانون خوب جانتا ہے اور رمزی تحریر پڑھنے میں طاق ہے۔ عام خیال کے برعکس وہ کوئی انگریز جینٹل مین نہیں بلکہ بے پروا مزاج رکھتا ہے۔ آج کے قارئین یہ پڑھ کر حیران ہو سکتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی کوکین اور مارفین استعمال کرتا ہے۔ واٹسن نے اسے ہومز کی واحد خامی قرار دیا ہے۔ ذاتی زندگی میں وہ نظم وضبط کا عادی نہیں، اس کے کاغذات اور دیگر اشیاء کمروں میں پھیلی رہتی ہیں۔

مزید برآں ہومز جھوٹ بولنے اور قانون توڑتے ہوئے نہیں ہچکچاتا۔ مثلاً پولیس سے ثبوت چھپانا یا چوری چھپے گھر میں داخل ہونا۔ تاہم وہ ضرورت کے وقت ہی ایسا قدم اٹھاتا تھا۔ وکٹوریہ کے عہد میں دراصل کوئی شریف آدمی شریفانہ مقصد کے لئے منفی سرگرمیاں اختیار کرتا، تو اسے بدکردار نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ویسے ہومز قانون کا احترام کرنے والا سراغ رساں ہے۔ تاہم اس میں یہ خوبی ہے ''میں جو کر رہا ہوں وہ ٹھیک ہے''۔

عام طور پر ہومز سرد مزاج اور لئے دیئے رہنے والا شخص ہے مگر وہ کسی مجرم کا تعاقب کر رہا ہو تو جوش و جذبے سے بھر جاتا ہے۔ اسے بڑائی کا اظہار پسند ہے اور وہ واٹسن یا سکاٹ لینڈ یارڈ کے انسپکٹروں کو متاثر کرنے کے لئے ڈرامائی انداز میں ملزم پکڑواتا ہے۔ عموماً وہ اپنے دلائل آخر تک سنبھالے رکھتا ہے اور جب ملزم پکڑا جائے تو پھر تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ اس نے کیس کیسے حل کیا۔ یہ بیان کہانی کا دلچسپ حصہ ہوتا ہے۔

ہومز کی خودی بھی طاقتور ہے جو کبھی کبھی ضد کی حدود چھو لیتی ہے تاہم اسے پس پشت رہنا ہی پسند ہے۔ وہ اپنی ذکاوت کے ذریعے پولیس انسپکٹروں کو چٹخنیاں دے کر لطف محسوس کرتا ہے۔ تاہم کیس حل ہو جائے تو پولیس کو اپنے سر پر کامیابی کا سہرا سجانے کی اجازت دے دیتا ہے۔ صرف واٹسن نے ہی اس کے کارنامے عیاں کئے۔ کیس لیتے ہوئے وہ غربت اور امارت مدنظر نہیں رکھتا بلکہ جو معاملہ دلچسپ لگے، صرف اسے ہاتھ میں لیتا ہے۔ اس کے سربراہان مملکت سے تعلقات ہیں تو وہ نچلے طبقے کے افراد سے بھی جان پہچان رکھتا ہے۔

تاریخی طور پر ہومز 1881ء سے لے کر آخر دم تک 221۔ بی، ہیکر سٹریٹ، لندن میں مقیم رہا۔ وہیں اس نے پیچیدہ کیس حل کئے اور نامی گرامی بدمعاشوں سے ٹکر لی۔ وہ فطرتاً بے خوف آدمی تھا اور نہ ہی واہموں میں گرفتار ہوتا۔ پھر اس کا پیشہ بھی ایسا تھا کہ انسان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ بہرحال سراغ رسانی کی دنیا میں جو شہرت اس کردار کو ملی، وہ کسی اور کو نصیب نہ ہو سکی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ 221 بی ہیکر سٹریٹ کے پتہ پر آج بھی خط آتے ہیں، جنہیں شرلاک ہومز کے مداحین نے لکھا ہوتا ہے۔

پاکستان کے پہلے چیف جسٹس
جسٹس عبدالرشید

پاکستان کے پہلے چیف جسٹس 29 جون 1887ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ سنٹرل ماڈل سکول اور ایف سی کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان گئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی سے گریجوایشن اور مڈل ٹمپل لندن سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی پھر بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ 1913ء میں لاہور میں وکالت شروع کی۔ 1927ء میں حکومت پنجاب نے انہیں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا۔ 1933ء میں لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ 15/اگست 1947ء کو پاکستان کے سب سے سینئر جج کی حیثیت سے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم سے حلف لینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور ہائی کورٹ کے پہلے چیف جسٹس مامور ہوئے اور جون 1949ء تا جون 1954ء اس عہدے پر فائز رہے۔ ان کا انتقال 6 نومبر 1981ء کو ہوا۔

خبریں

متحدہ وفاقی اور صوبائی حکومت سے الگ، گورنر سندھ مستعفی

متحدہ قومی موومنٹ نے کراچی میں آزاد کشمیر اسمبلی کے الیکشن کے التواء کے معاملے پر اختلافات کے باعث پیپلز پارٹی کی وفاقی اور سندھ حکومت سے علیحدگی کا اعلان کردیا جبکہ گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ صدر کو بھیج دیا ہے، ڈاکٹر فاروق ستار نے پریس کانفرنس میں حکومت سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ایم کیو ایم کی مرکزی رابطہ کمیٹی نے اپنے طویل اجلاس میں کیا ہے۔ ایم کیو ایم کے وفاقی اور صوبائی ارکان اسمبلی اپوزیشن بنچوں پر بیٹھیں گے۔

صوبوں کو وزارتیں منتقل کی جائیں

پنجاب حکومت نے 18 ویں ترمیم کے تحت متعدد وزارتیں صوبوں کے سپرد کرنے کے حوالے سے تحفظات ظاہر کرتے ہوئے وارننگ دی ہے کہ حکومت 18 ویں ترمیم کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے 18 ویں ترمیم پر عملدر آمد کی رفتار سست ہونے پر اپنی تشویش سے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو آگاہ کرتے ہوئے مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

جنوبی وزیرستان میں امریکہ کے 2 ڈرون حملے 26 افراد ہلاک

امریکہ کا جاسوس طیاروں نے جنوبی وزیرستان میں دو ڈرون حملے کئے ہیں۔ جن میں 26 افراد مارے گئے جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ جنوبی وزیرستان کے علاقے مندوئی میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک گھر پر دو میزائل داغے جس سے 14 افراد مارے گئے۔ اس کے قبل افغان بارڈر کے قریب جنوبی وزیرستان کے سرحدی علاقہ درے نشتر کے قریب امریکی جاسوس طیارے سے ایک گاڑی پر یکے بعد دیگرے دو میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں 12 افراد جاں بحق ہو گئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29 جون

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر

غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ ● ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین

Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant

147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore

0321-4431936,By appt only
042-35854795
RWP Branch 0333-5221077

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

ضرورت ہے

ہسپتال کے امور کیلئے میٹرک پاس لڑکوں کی اور ایک آیا کی ضرورت ہے۔ صدر/امیر کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

047-6213944

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ

جرمن زبان سیکھیے

گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر

اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔

(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000

ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے

برائے رابطہ: طارق شبیر دار الرحمت غربی ربوہ

03336715543, 03007702423,0476213372

FR-10